احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

پیر 28 جون 2004ء 9 جمادی الاول 1425 ہجری - 28 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 141

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

روح کا خدائے واحد لاشریک کا طلب گار ہونا اور بغیر خدا کے وصال کے کسی چیز سے سچی تسلی نہ پانا یہ انسانی فطرت میں داخل ہے۔ یعنی خدا نے اس خواہش کو انسانی روح میں پیدا کر رکھا ہے جو انسانی روح کسی چیز سے تسلی اور سکینت بجز وصال الٰہی کے نہیں پا سکتی۔ پس اگر انسانی روح میں یہ خواہش موجود ہے تو ضرور ماننا پڑتا ہے کہ روح خدا کی پیدا کردہ ہے جس نے اس میں یہ خواہش ڈال دی۔ مگر یہ خواہش تو درحقیقت انسانی روح میں موجود ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انسانی روح درحقیقت خدا کی پیدا کردہ ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر دو چیزوں میں کوئی ذاتی تعلق درمیان ہو اسی قدر ان میں اس تعلق کی وجہ سے محبت بھی پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ ماں کو اپنے بچہ سے محبت ہوتی ہے اور بچہ کو اپنی ماں سے کیونکہ وہ اس کے خون سے پیدا ہوا ہے اور اس کے رحم میں پرورش پائی ہے۔ پس اگر روحوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی تعلق پیدائش کا درمیان نہیں اور وہ قدیم سے خود بخود ہیں تو عقل قبول نہیں کرسکتی کہ ان کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو۔ اور جب ان کی فطرت میں پرمیشر کی محبت نہیں تو وہ کسی طرح نجات پا ہی نہیں سکتیں۔

اصل حقیقت اور اصل سرچشمہ نجات کا محبت ذاتی ہے جو وصال الٰہی تک پہنچاتی ہے۔ وجہ یہ کہ کوئی محب اپنے محبوب سے جدا نہیں رہ سکتا۔ اور چونکہ خدا خود نور ہے اس لئے اس کی محبت سے نور نجات پیدا ہو جاتا ہے اور وہ محبت جو انسان کی فطرت میں ہے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی محبت ذاتی انسان کی محبت ذاتی میں ایک خارق عادت جوش بخشتی ہے۔ اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے ایک فنا کی صورت پیدا ہو کر بقا باللہ کا نور پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات کہ دونوں محبتوں کا باہم ملنا ضروری طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہے کہ ایسے انسان کا انجام فنافی اللہ ہو اور خاکستر کی طرح یہ وجود ہو کر (جو حجاب ہے) سراسر عشق الٰہی میں روح غرق ہو جائے اس کی مثال وہ حالت ہے کہ جب انسان پر آسمان سے صاعقہ پڑتی ہے تو اس آگ کی کشش سے انسان کے بدن کی اندرونی آگ یک دفعہ باہر آ جاتی ہے تو اس کا نتیجہ جسمانی فنا ہوتا ہے پس دراصل یہ روحانی موت بھی اسی طرح دو قسم کی آگ کو چاہتی ہے۔ ایک آسمانی آگ اور ایک اندرونی آگ اور دونوں کے ملنے سے وہ فنا پیدا ہو جاتی ہے جس کے بغیر سلوک تمام نہیں ہو سکتا۔ یہی فنا وہ چیز ہے جس پر سالکوں کا سلوک ختم ہو جاتا ہے۔ اور جو انسانی مجاہدات کی آخری حد ہے۔ اسی فنا کے بعد فضل اور موہبت کے طور پر مرتبہ کا بقا انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو یہ مرتبہ ملا انعام کے طور پر ملا یعنی محض فضل سے نہ کسی عمل کا اجر۔ اور یہ عشق الٰہی کا آخری نتیجہ ہے۔ جس سے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوتی ہے اور موت سے نجات ہوتی ہے۔ ہمیشہ کی زندگی بجز خدا تعالیٰ کے کسی کا حق نہیں۔ وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ پس انسانوں میں سے اسی انسان کو یہ جاودانی زندگی ملتی ہے جو غیروں کی محبت سے اپنا تعلق توڑ کر اور اپنی ذاتی محبت کے ساتھ خدا تعالیٰ میں فنا ہو کر ظلی طور پر اس سے حیات جاودانی کا حصہ لیتا ہے۔ اور ایسے شخص کو مردہ کہنا ناروا ہے کیونکہ وہ خدا میں ہو کر زندہ ہو گیا ہے۔ مردے وہ لوگ ہیں جو خدا سے دور رہ کر مر گئے۔

(چشمہ مسیحی۔روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 365)

بتوں سے نفرت

۹ھ میں جب وفد ثقیف مدینہ آیا تو انہوں نے اسلام لانے کی یہ شرط پیش کی کہ ہمیں نماز سے معافی دی جائے اور ہم اپنے بتوں کو اپنے ہاتھ سے نہیں توڑیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں نماز نہیں۔ البتہ ہم تمہیں بتوں کو اپنے ہاتھ سے توڑنے کی معافی دیتے ہیں۔ اور آپؐ نے مغیرہ بن شعبہ اور ابوسفیان بن حرب کو بت توڑنے کے لئے روانہ فرمایا۔

(سیرت ابن ہشام جلد 2 صفحہ 540 امر وفد ثقیف)

وصیت کرنے میں سبقت

✪ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔
”اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کیے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔“ (الوصیت)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

جلسہ سالانہ کینیڈا 2004ء

احمدیہ ٹیلی ویژن کے Live پروگرام

✪ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا کے فضل سے آج کل کینیڈا کا دورہ فرما رہے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ کینیڈا 2004ء میں بھی بنفس نفیس رونق افروز ہوں گے۔ اس سلسلہ میں جلسہ کینیڈا کے پروگرام درج ذیل ہیں جو احمدیہ ٹیلی ویژن پاکستانی وقت کے مطابق Live نشر کرے گا۔ ان پروگرام کے نشر مکرر کا وقت بھی ساتھ شامل کیا گیا ہے۔

2 جولائی حضور انور کا Live خطبہ جمعہ 11:15 رات
3 جولائی خطبہ جمعہ (نشر مکرر) 7:00 صبح، 1:00 دن
6:30 شام
3 جولائی حضور کا لجنہ سے خطاب (Live) 8:15 رات
4 جولائی خطبہ جمعہ (نشر مکرر) 8:15 دن، 1:00 دن
4 جولائی جلسہ سالانہ کی کارروائی 3:30 دوپہر
4 جولائی اختتامی خطاب حضور انور 7:00 بجے شام

5 جولائی 2 جولائی (نشر مکرر) 7:00 صبح
5:30 سہ پہر
5 جولائی لجنہ سے خطاب (نشر مکرر) 8:30 بجے صبح
7:00 بجے شام
5 جولائی اختتامی خطاب (نشر مکرر) 11:00 بجے دن
9:00 بجے رات

(شعبہ سمعی بصری نظارت اشاعت ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

126

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

1902ء میں دعوت حق کے لئے ایک پر جوش مجلس کا قیام

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اجازت سے 1902ء میں دعوت الی اللہ کے لئے ایک پر جوش مجلس کا قیام عمل میں آیا جس کا نام حضور نے ''تحقیق الادیان'' رکھا۔ اخبار ''البدر'' قادیان کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے اس کے تین ابتدائی اجلاسوں کی روداد ہدیہ قارئین کی جاتی ہے فرماتے ہیں۔

''احباب نے ایک کمیٹی کی اور حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں اپنی اغراض اور مقاصد کی التماس کر کے درخواست کی کہ اس مجمع کا نام تبرکاً حضور ہی تجویز فرماویں چنانچہ اس درخواست پر آپ نے اس کا نام تحقیق الادیان قرار دیا جہاں تک مجھے خیال ہے اس کا ایک افتتاحی جلسہ شاید مارچ 1902ء کے آخر میں بیت اقصیٰ میں ہوا تھا اور اس وقت اراکین مجمع نے حضرت مکرم مولانا حکیم نورالدین صاحب سے درخواست کی تھی کہ وہ ایک افتتاحی تقریر اس کے اغراض اور مقاصد پر کریں اور نیز اس کے قیام اور استحکام کے لئے دعا بھی فرماویں میں بذات خود تو اس مجمع میں شریک نہ تھا لیکن مفتی محمد صادق صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اس تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ تحقیق الادیان کے معنے یہ ہیں کہ ہر ایک دین (مذہب) کی تحقیق کی جاوے یہ تحقیق کرنا ایک سرسری کام نہیں اس کے لئے انسان کے خیالات اور حوصلہ میں بڑی وسعت اور استقلال کی ضرورت ہے کیونکہ دنیا کے مذاہب کے واسطے یہ امر لابد ہے کہ ان تمام زبانوں کا علم حاصل کیا جاوے جن جن زبانوں میں مختلف مذاہب دنیا کے ہیں ان زبانوں کی تحصیل کے بعد پھر مذہبی کتب ان تمام مختلف مذاہب کی دیکھی جاویں اور پھر ان کے اصولوں کا مقابلہ خدا کے سچے اور پاک مذہب (۔) سے کر کے دیکھا جاوے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ میں نے بھی ایک دفعہ یہ کوشش کی تھی۔ چند ایک نوجوانوں کو منتخب کر کے مختلف زبانوں مثل عبرانی۔ فرنچ۔ جرمن وغیرہ کی تحصیل کے واسطے مقرر کیا تھا اور ان کے تمام اخراجات کا کفیل بھی ہوا تھا۔ چونکہ ارادہ الٰہی .... اس وقت نہ تھا کہ یہ کام ہو اور اس زمانہ کے لئے یہ مقدر تھا اس لئے اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ غرضیکہ اس کے بعد اس مجمع کے کچھ جلسے ہوئے مگر پھر بھی وہ غرض اور مقصد جس کے پورا کرنے کی کیفیت خود مجمع کے نام میں مرکوز ہے پورا نہ ہوا اور کچھ ایسی رکاوٹیں پیش آ گئیں کہ ایک دو جلسہ ہو کر پھر آخیر اکتوبر 1902ء تک اس مجمع کا صرف نام ہی نام تھا اور کوئی نتیجہ خیز جلسہ نہ ہوتا تھا مگر تاہم اس کے سرگرم ممبر حتی الوسع اپنے فرائض کی بجا آوری سے غافل نہ رہے اور انہوں نے اپنی ہمت مردانہ سے اس کا نام ایک عملی رنگ میں ہندوستان اور کشمیر اور امریکہ اور یورپ اور افریقہ وغیرہ کے کل مشہور و معروف ممالک میں پہنچا کر اس کا تعارف عیسائی دنیا سے خصوصاً کروا دیا اور یہ اس طرح سے ہوا کہ اس جلسہ میں ایک یہ تجویز بھی کی گئی تھی کہ احمدیہ مشن کی (دعوت الی اللہ) رسالوں۔ اشتہاروں اور ٹریکٹوں کی اشاعت کے ذریعہ سے کی جاوے چنانچہ کچھ اشتہار اردو زبان میں میاں عبداللہ صاحب کشمیری اور ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نو (احمدی) تھرڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان نے بحیثیت تحقیق الادیان کے ایک ممبر ہونے کے مجمع کی طرف سے پنجاب اور کشمیر میں شائع کئے اور ایک انگریزی چٹھی ماسٹر صاحب نے امریکہ یورپ آسٹریلیا وغیرہ کے بڑے بڑے ممالک میں روانہ کی اس انگریزی چٹھی نے مسیح کی قبر کی نسبت ایک خاص خیال عیسائی دنیا میں پیدا کر دیا کیونکہ ایک دفعہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سے ایک اعلیٰ عہدہ کے انگریز صاحب نے بذریعہ خط کے استفسار کیا تھا کہ تمہارا یہ مجمع تحقیق الادیان کیسا ہے اور اس کے اغراض اور مقاصد کیا ہیں اب اس ماہ نومبر 1902ء میں اس مجمع کے بعض ممبروں کو پھر تحریک ہوئی اور ان کی طبائع نے تقاضا کیا کہ اسے از سر نو تازہ کیا جاوے اور جو جو امور اس کے اجرا کے مانع ہیں انہیں دور کیا جاوے۔ چنانچہ .... پھر ایک افتتاحی جلسہ اس مجمع کا پیر سراج الحق صاحب سابق سیکرٹری مجمع تحقیق الادیان کے مکان پر ہوا اور اس مجمع میں تجویز ہوئی کہ چار ممبر انتخاب کئے جاویں جو کہ اس مجمع کے اصول اور دیگر انتظامی امور پر قوانین وضع کریں وہ چار ممبر یہ تھے ماسٹر عبدالحق صاحب مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر سکول تعلیم الاسلام قادیان ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اور محمد افضل ایڈیٹر البدر۔ اس منتظمہ کمیٹی کا انعقاد ریویو آف ریلیجنز کے دفتر میں بعد نماز عشاء ہوا اور ممبروں کے اتفاق سے دو اصول پاس ہوئے جن پر کار بند ہونا اس مجمع کے ممبروں کا فرض منصبی قرار دیا گیا''۔

(الفضل 18 راگست 2001ء)

زیست کے مرحلے اور نیا عزم

پُر یقیں، پُر عزم چلتے جائیں گے
مثلِ موجِ سیل بڑھتے جائیں گے

ہر نئی صبح کو ہم مہکائیں گے
ہر نئے موسم میں ڈھلتے جائیں گے

کیا ہوا گر راستے دشوار ہیں
سوئے منزل ہم نکلتے جائیں گے

تند لہروں کی بھی کچھ پرواہ نہیں
ہم کہ طوفانوں میں پلتے جائیں گے

منزلیں خود ہی پکاریں گی ہمیں
راستوں کے خم نکلتے جائیں گے

پیار کا بادل جہاں پر چھائے گا
وقت کے تیور بدلتے جائیں گے

ان کے آنے سے سجیں گے راستے
ہر قدم پر پھول کھلتے جائیں گے

زیست کے یوں مرحلے ہوں گے تمام
ان کے نقشِ پا پہ چلتے جائیں گے

عبدالصمد قریشی

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو زندگی

گھر، رہن سہن، لباس، ازواج کا نان ونفقہ، سادگی

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب

رہن سہن

مکی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موروثی مکان میں رہتے تھے۔ شادی کے بعد آپؐ حضرت خدیجہؓ کے ہاں مقیم ہوگئے۔ پھر جب ہجرت کا اذن ہوا تو اہل وعیال کو چھوڑ کر آپؐ اکیلے ہی مدینہ کے لئے نکلے تھے۔ مدینہ پہنچنے پر آپؐ نے چھ ماہ تک حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر قیام فرمایا۔ بعض روایتوں میں سات ماہ کا بھی ذکر ہے۔ اسی اثنا میں آپؐ نے حضرت زید بن حارثؓ اور حضرت ابو رافعؓ کو مکہ بھیجا اور اپنے اہل وعیال کو بھی مدینہ بلوا لیا۔ ان میں حضرت سودہؓ بنت زمعہ، حضرت فاطمہؓ، حضرت ام کلثومؓ، ام ایمن زوجہ زید بن حارثؓ اور اسامہ بن زیدؓ تھے۔ (حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہؐ کو ان کے شوہر حضرت عثمانؓ حبشہ بھجوا چکے تھے اور حضرت زینب بنت رسول اللہؐ کو ان کے شوہر ابو العاص بن ربیع نے مدینہ جانے سے روک دیا تھا۔ اس لئے یہ دونوں دختران رسولؐ اس قافلہ کے ہمراہ نہیں تھیں) حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ بھی حضرت ابوبکرؓ کے اہل کو لے کر اسی قافلہ کے ساتھ مدینہ پہنچے۔ ان میں حضرت عائشہؓ بھی تھیں۔ ان سب کو آپؐ نے پہلے حضرت حارثہ بن نعمان انصاریؓ کے گھر ٹھہرایا۔ بعد ازاں جب مسجد نبوی کی بنیاد ڈالی تو اس کے ساتھ اپنی رہائش کے لئے چھوٹے چھوٹے حجرے بھی تعمیر فرمائے۔ ان کی تعمیر مکمل ہونے پر آپؐ نے اپنے اہل وعیال کی رہائش کا اہتمام ان ہی حجروں میں فرمایا۔ (ابن سعد)

آپؐ کی ازواج میں سے بعض آپؐ کے حرم میں آنے سے پہلے ایسے ناز ونعم والے ماحول کی عادی تھیں جسے شاہانہ کہا جا سکتا ہے۔ ان کے لباس فاخرہ اور کھانے پرتکلف ہوتے تھے اور عادات بھی اسی ماحول والی تھیں۔ اس کے برعکس آنحضرت ﷺ کا رہن سہن انتہائی سادہ تھا اور طرز زندگی بھی۔ یہ ان ازواج کی طبائع کا حسن تھا کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ انہوں نے بھی ایسی ہی طرز زندگی اپنائی جو قرآنی احکام اور آنحضرت ﷺ کی توقعات کے عین مطابق تھی۔ رہن سہن کے بارہ میں چند روایات ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر

روایات میں بیان شدہ تفصیلات کے مطابق مسجد نبوی سے ملحقہ آنحضرت ﷺ کے حجروں سمیت نو مکان تھے جو کچی اینٹ کے بنے ہوئے تھے اور حجرے کھجور کی ٹہنیوں کے تھے جن پر گارے کی لپائی تھی۔ چار حجروں کے آگے مٹی کی دیواریں بھی بنی ہوئی تھیں۔ ان کے دروازوں پر سیاہ بالوں کے ٹاٹ کے دبیز پردے تھے۔ ایک پردے کی لمبائی تین ہاتھ اور چوڑائی ایک ہاتھ سے کچھ زیادہ تھی اور چھتوں کو ہاتھ سے چھوا جا سکتا تھا۔ یہ مکان حضرت عائشہؓ کے مکان سے اس دروازے تک تھے جو باب النبیؐ سے متصل تھا۔ چار دیواری کے دروازہ اور حجرہ کے دروازہ تک تقریباً چھ، سات ہاتھ کا فاصلہ تھا (یعنی یہ صحن تھا جو اندازاً بارہ، پندرہ فٹ چوڑا تھا)۔ ولید بن عبد الملک کے زمانے میں انہیں مسجد نبوی کی توسیع کی وجہ سے منہدم کر کے مسجد میں داخل کر لیا گیا۔

(ابن سعد بیوت النبی ﷺ)

ان نو گھروں کے علاوہ بھی آپؐ کا ایک گھر تھا جو مدینہ کے ایک محلہ العالیہ میں تھا جہاں حضرت ماریہؓ قیام پذیر تھیں۔

حضرت عائشہؓ جب رخصت ہو کر آنحضرت ﷺ کے ہاں آئیں تو وہ گھر ایک چھوٹے سے کمرے پر مشتمل تھا۔ جو مسجد نبویؐ کے گرد مختلف حجروں میں سے ایک تھا۔ اس کی تعمیر کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے کی گئی تھی۔ اس میں کھجور کے پتوں سے بنا ہوا ایک گدیلا تھا جو زمین پر ہی ایک چٹائی کے اُوپر بچھایا گیا تھا۔ دروازے پر بالوں سے بُنا ہوا ایک پردہ تھا۔ (مسلم کتاب النکاح باب تزویج الاب البکر الصغیرة) آنحضرت ﷺ کے گھروں میں چراغ نہیں تھے۔ (ابن سعد) بعض اوقات دن کے وقت آپؐ اپنے گھر میں صحابہؓ کے ساتھ تشریف فرما ہوتے۔ یہ مجلس غالباً حجروں کے صحن میں یا مردانہ حصہ میں ہوتی تھی۔ حضرت عائشہؓ کے حجرہ سے ملحق ایک بالا خانہ بھی تھا جو مشربہ کہلاتا تھا۔ آپؐ نے جب ازواج مطہرات سے ایک ماہ کے لئے علیحدگی اختیار فرمائی تو اسی بالا خانہ پر قیام فرمایا۔ (ترمذی کتاب التفسیر باب سورة التحریم) ایک بار حضرت عائشہؓ نے اپنے حجرے کی ایک دیوار پر رنگین پردہ لٹکا دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عائشہ! یہ پردہ یہاں سے ہٹا دو کیونکہ نماز میں اس کی تصویریں میرے سامنے آتی ہیں۔

(بخاری کتاب الزینة باب التصاویر)

مختلف کتب تاریخ میں آنحضرت ﷺ کے گھروں کے ذکر میں حجروں کا جو ذکر آتا ہے، ناکافی معلوم ہوتا ہے۔ نیز اس سے یہ بھی تأثر ملتا ہے کہ یہ گھر بہت ہی چھوٹے اور غیر معمولی تنگ تھے بلکہ بعض نے تو ان کا نقشہ ایسا کھینچا ہے گویا وہ حجرے نہیں تھے بلکہ دڑبے تھے۔ آنحضرت ﷺ گو دنیا میں ایک مسافر کی طرح رہے لیکن آپؐ کی ایک شان اور عظمت ہے اور آپؐ کی زندگی کے ہر زاویہ اور ہر پہلو میں ایک عظیم الشان توازن ہے جو آپؐ کی رہائش گاہ میں بھی نظر آتا ہے۔ چنانچہ کئی ایک احادیث میں آپؐ کے گھروں کی بعض ایسی تفصیلات بھی ملتی ہیں جن سے آپؐ کی رہائش کے اور پہلو بھی روشن ہوتے ہیں مثلاً حضرت مقداد بن الاسودؓ کی ایک روایت ہے جس میں یہ واضح ذکر کیا گیا ہے کہ وہ اور ان کے دو ساتھی کئی دن تک آنحضرت ﷺ کے گھر میں رہے اور آپؐ کی بکریوں کا دودھ دوہ کر خود بھی پیتے تھے اور آپؐ کے گھر کے لئے بھی مہیا کرتے تھے۔

(ترمذی ابواب الاستئذان باب کیف السلام)

یعنی یہ گھر اتنے کشادہ ضرور تھے کہ ان میں مویشی بھی رکھے گئے تھے اور ان میں اتنی گنجائش بھی تھی کہ ان میں مہمان بھی رہ سکتے تھے۔ ان حجروں کے ساتھ جن میں ازواج مطہرات رہتی تھیں، لازماً کوئی ایک حجرہ یا زیادہ حجرے ضرور تھے جن میں مہمان قیام کر سکتے تھے۔

بعض اوقات آپؐ کے گھر میں صحابہؓ کے ساتھ آپؐ کے مل بیٹھنے کا ذکر بھی آتا ہے۔ گھر میں حضرت عائشہؓ کی سہیلیوں کے اشغال اور ادھر اُدھر چھپ جانے کا بھی تذکرہ روایات میں ملتا ہے۔ ایک ذکر یہ بھی آتا ہے کہ حضرت زینبؓ کی جب شادی ہوئی تو کئی افراد دیر تک آپؐ کے گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ ایک روایت ہے کہ اصحاب صُفہ میں سے بعض افراد کو آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے گھر لے گئے۔ آپؐ نے ان کو کھلایا اور پلایا اور یہ بھی اختیار دیا کہ وہیں سو رہیں یا مسجد میں چلے جائیں۔ وہ وہیں سو رہے۔ (ابوداؤد کتاب الأدب باب فی الرجل ینبطح علی بطنہ) ایک مرتبہ ایک کافر آپؐ کا مہمان ہوا۔ آپؐ نے اس کے لئے بکریوں کا دودھ نکلوایا۔ وہ یکے بعد دیگرے سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ (ترمذی ابواب الاطعمة باب ان المؤمن یأکل من معی واحد) وغیرہ وغیرہ

اسی طرح یہ ذکر بھی آتا ہے کہ ازواج مطہرات کے گھروں کا الگ الگ دروازہ بھی تھا۔ روایت میں آتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے حجرہ کا دروازہ تھا۔ ایک رات جب آنحضرت ﷺ جنت البقیع میں جانے کے لئے چپکے سے اٹھے تو آپؐ نے دروازہ کو آہستہ سے بند کیا۔ (مسلم کتاب الجنائز باب ما یقال عند دخول القبور) اسی حجرہ میں آپؐ کا وصال ہوا اور جنازہ تیار ہو گیا تو حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، کچھ مہاجر اور کچھ انصار صحابہؓ اندر آئے اور انہوں نے صفیں بنائیں اور اپنی الگ الگ نماز جنازہ ادا کی۔ (سیرت الحلبیہ آنحضرت ﷺ کا وصال، نماز جنازہ) ابن سعد نے لکھا ہے کہ گروہ در گروہ لوگ اندر آتے اور نماز جنازہ ادا کرتے۔ یعنی اس حجرہ میں اتنی جگہ تھی کہ آنحضرت ﷺ کے مطہر جنازہ کے ساتھ کم از کم دس بارہ افراد سما سکتے تھے جو ایک دو صفوں میں کھڑے ہو سکتے تھے۔

اس مجموعی جائزہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ گو ازواج مطہرات کے حجرے زیادہ وسیع نہیں تھے مگر متوازن وسعت والے تھے اور مجموعی لحاظ سے بھی آپؐ کا گھر ایسی وسعت ضرور رکھتا تھا کہ مہمانوں کے قیام و طعام کے لئے بھی خاطر خواہ جگہ موجود تھی نیز گھر میں بعض مویشی بھی رکھے گئے تھے۔

اوڑھنا اور بچھونا

آپؐ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے گداز ریشے بھرے ہوئے تھے۔ (بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی ﷺ) حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ بیمار تھے اور ایک چادر پر لیٹے ہوئے تھے اور تکیہ ایسا تھا کہ جس کے اندر اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کہنے لگے۔ حضور! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، قیصر و کسریٰ تو ریشمی گدّوں پر آرام کریں اور آپؐ اس حالت میں ہوں۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا۔ اے عمر! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ یہ

آرام وہ سامان تمہیں آخرت میں میسّر آئیں اور ان دنیاداروں کے لئے صرف یہ دنیا ہو۔ (بخاری کتاب تفسیر القرآن باب تبتغی مرضات ازواجك...)

حضرت عبداللہؓ بیان فرماتے ہیں کہ چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے جسم پر نشانات تھے۔ جنہیں دیکھ کر میں نے عرض کی کہ ہماری جان آپؐ پر فدا ہو۔ اگر آپؐ اجازت دیں تو ہم اس چٹائی پر کوئی گدیلا وغیرہ بچھا دیں جو آپؐ کو اس سے محفوظ کر دے گا۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دنیاوی لذتوں سے کیا غرض؟ میں تو ایک مسافر کی طرح ہوں جو کچھ دیر ستانے کے لئے سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ جاتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ابواب الزہد باب مثل الدنیا)

لباس

آپؐ نے مختلف رنگوں کے اور مختلف انواع کے باوقار لباس پہنے لیکن سادہ سفید لباس آپؐ کو زیادہ پسند تھا آپؐ نے اسے اطہر اور اطیب قرار دیا اور اسی کے پہننے کی آپؐ نے تلقین بھی فرمائی۔ (ترمذی کتاب الادب باب ما جاء فی لبس البیاض) حضرت ابو بردہؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں آنحضرت ﷺ کی موٹی کھدر کی چادر اور تہبند نکال کر دکھائی اور بتایا کہ آپؐ نے وفات کے وقت یہ کپڑے پہن رکھے تھے۔ (بخاری کتاب اللباس باب الاکسیۃ والخمائص)

آپؐ کی طرح ازواجِ مطہرات بھی ایک ہی جوڑے میں گزارا کر لیتی تھیں۔ چنانچہ ایک وقت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ "مَا کَانَتْ لِاَحَدِنَا اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ" (بخاری کتاب الحیض باب هل تصلّی المرأة فی ثوب حاضت فیه) کہ ہم میں سے ہر ایک (زوجہ) کے پاس ایک (جوڑے) کپڑے کے علاوہ اور کپڑا نہیں ہوتا تھا۔

نان نفقہ

آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے اہل کے نان و نفقہ اور گزارہ کا بنیادی ذریعہ تو خدا تعالیٰ کی ذات تھی۔ اس نے آپؐ کے لئے دنیا جہاں کی نعمتیں مہیّا فرمائیں مگر آپؐ نے جو اس میں سے اختیار فرمایا اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"میرے ربّ نے میرے سامنے یہ اختیار رکھا کہ میرے لئے مکّہ کی وادی کو سونے سے بھر دیا جائے۔ میں نے عرض کی نہیں۔ اے میرے ربّ میں تو اس بات پر خوش ہوں کہ ایک دن کچھ کھاؤں تو اگلے دن بھوکا رہوں۔ اس لئے کہ جب بھوکا رہوں تو تیری جناب میں تضرّع کروں اور تیرے ذکر میں مشغول رہوں اور جب سیر ہوں تو تیرے شکر و حمد سے معمور رہوں۔" (ترمذی کتاب الزہد باب فی التوکل علی اللہ)

بچپن سے ہی آپؐ قناعت کے بلند ترین مقام پر قائم تھے۔ چنانچہ آپؐ کی بچپن کی دایہ اُمّ ایمن بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نہ بچپن میں نہ بڑی عمر میں بھوک یا پیاس کی شکایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بعد میں آپؐ کے ایسے ہی اطوار کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آپؐ جب گھر تشریف لاتے تو پوچھتے کہ کیا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ آپؐ جب نفی میں جواب پاتے تو فوراً فرماتے۔ اچھا پھر میں روزہ سے ہوں۔ (ابو داؤد کتاب الصوم باب فی الرخصة فی ذلك)

آپؐ کے ہاں اکثر کچھ نہ پکا ہوتا تھا تو سرکہ سے ہی روٹی وغیرہ کھا لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ سرکہ بہترین سالن ہے۔ چنانچہ فتح مکّہ کے روز حضرت اُمّ ہانیؓ کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اگر کھانے کے لئے کچھ ہے تو دے دیں۔ انہوں نے بتایا کہ گھر میں صرف سوکھی روٹی اور سرکہ موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس گھر میں سرکہ ہو وہ غریب نہیں کہلا سکتا۔ (ترمذی کتاب الاطعمہ۔باب ما جاء فی الخل) یہ فتح مکّہ کے دن کی بات ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بچپن سے لے کر آخری عمر تک آنحضرت ﷺ کھانے پینے کے لحاظ سے بالکل سادہ، قانع اور صابر و شاکر رہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ابنِ آدم کا اس کے سوا اور کیا حق ہو سکتا ہے کہ رہنے کے لئے اس کا گھر ہو، تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے ہوں اور کھانے کے لئے روکھی روٹی اور پانی ہو۔ (ترمذی کتاب الزہد باب ما جاء فی الزهادة فی الدنیا)

یہ تو آپؐ کے اپنے کھانے پینے کی بات تھی۔ جہاں تک آپؐ کے گھر کے اخراجات و گزارہ کے انتظام کا تعلق ہے تو آپؐ کی زندگی کے مختلف ادوار میں اس میں فرق آتا رہا۔ حضرت خدیجہؓ سے شادی کے بعد آپؐ انہیں کے گھر میں رہے اور اخراجات کا انتظام بھی انہی کے ساتھ تھا جو ان کی تجارت اور دیگر وسائل سے مہیّا ہوتا تھا۔

آپؐ نے جب مکّہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تو حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے مکان میں مقیم ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت زید بن ثابتؓ نے آپؐ کی خدمت میں کھانے کا ہدیہ پیش کیا جو اُن کی والدہؓ نے بھجوایا تھا۔ یہ ہدیہ ایک بڑا پیالہ ثرید کا تھا جس میں روٹی، گھی اور دودھ تھا۔ ابھی یہ دروازے سے ہٹے نہ تھے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ بھی ثرید اور گوشت لے کر پہنچ گئے۔ پھر اپنے آقا کی محبت میں ایسا تسلسل بن گیا کہ کوئی شب ایسی نہ ہوتی کہ آپؐ کے دروازے پر تین چار صحابہؓ کھانے کا ہدیہ لے کر نہ پہنچتے ہوں۔ اس صورتحال کی وجہ سے انہوں نے باریاں مقرر کر لیں۔ ہر کوئی اپنی باری پر آپؐ کی خدمت میں کچھ نہ کچھ پیش کرنے کے لئے لے آتے۔ (ابن سعد رسول اللہؐ کی خدمت میں پہلا ہدیہ)

اپنے الگ مکان میں منتقل ہونے کے بعد گزارہ کے کسی مستقل ذریعہ کی تفصیل نہیں ملتی۔ البتہ معمولی ہدایا، تجارت، لین دین اور رہن وغیرہ تھے جو آپؐ کے اہل و عیال کے لئے نان نفقہ کا ذریعہ تھے۔ اپنے اہل و عیال کے لئے آپؐ کی دعا تھی "اللّٰھم ارزق آل محمد قوتاً" (بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی ﷺ) اے میرے اللہ! میری آل کو اتنی روزی ضرور عطا کر جو اُن کی زندگی کی بقا کے لئے پوری ہو۔

ازواجِ مطہرات کے لئے اور مہمانوں کے لئے قیام و طعام کی ضروریات کا انتظام اکثر حضرت بلالؓ کے سپرد تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ابتدائے رسالت سے وفات تک آنحضرت ﷺ کے خرچ، اخراجات وغیرہ کا کام میرے سپرد تھا۔ آپؐ کا معمول تھا کہ جب کوئی بے کس مسلمان آپؐ کی خدمت میں آتا تو آپؐ مجھے ارشاد فرماتے۔ میں جا کر کہیں سے قرض لے کر اس کے لئے کھانے پینے کا انتظام کر دیتا۔ (ابو داؤد کتاب الخراج والأمارة باب فی الأمام یقبل ہدایا المشرکین)

روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انصار میں سے بعض نے اپنے کھجور کے درختوں میں سے نشان لگا کر ایک ایک درخت آنحضرت ﷺ کے لئے الگ کر دیا تھا جس کا پھل خالصۃً آپؐ اور آپؐ کے اہل بیت کے لئے ہوتا تھا۔ جب یہ پھل اترتا تو آپؐ کے گھر پہنچا دیا جاتا۔ جب آپؐ کو خدا تعالیٰ نے بنو نضیر وغیرہ کی املاک عطا کیں تو آپؐ نے انصار کو ان کے درخت واپس لوٹا دیئے۔ (مسلم کتاب الجہاد والسیر باب ردّ المہاجرین الی الانصار منائحهم من الشجر)

روایات میں ایک یہودی کا ذکر بھی آتا ہے جس کا نام مُخیرِیق تھا۔ یہ شخص آنحضرت ﷺ سے محبت میں سرشار تھا۔ یہ مسلمانوں کی جانب سے غزوۂ اُحد میں شریک ہوا اور وہیں زخمی ہو کر فوت ہوا۔ اس نے اپنے سات بہترین باغات آنحضرت ﷺ کی خدمت میں وقف کر دیئے تھے۔ اس کے متعلق آپؐ نے فرمایا "مُخَیْرِیْقُ سَابِقُ یَہُوْدَ" کہ مُخیرِیق یہود میں سب سے آگے جانے والے ہیں۔ بعض روایات میں سابق کی بجائے سابق کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ (الاصابہ ذکر مُخَیریق و فتح الباری زیر حدیث لا نورث ما ترکناہ صدقة)

آنحضرت ﷺ کے پاس مختلف اوقات میں بکریاں اور اونٹنیاں بھی رہیں۔ جن کے دودھ اور گوشت وغیرہ سے بھی گھر میں کھانے پینے کا انتظام ہوتا تھا۔ ان کی فروخت سے بھی آپؐ ضرورت کی اشیاء لیتے تھے۔ آپؐ کی بیس اونٹنیوں کا ذکر غزوۂ ذی قرد کے واقعات میں گزر چکا ہے جو ایک سرسبز وادی غابہ میں چرتی تھیں۔ بکریوں وغیرہ کا ذکر بھی روایات میں متعدد جگہ ملتا ہے اور یہ بھی مذکور ہے کہ آپؐ اپنی بکریوں کا دودھ خود دوہتے تھے۔ (الاصابہ ذکر النبی ﷺ)

حضرت مقداد بن الاسودؓ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ وہ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی شدّتِ بھوک کا ماجرا سنایا۔ آپؐ انہیں اپنے گھر لے گئے اور اپنی چار بکریوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں رہو اور ان کا دودھ خود بھی پیو اور ہمیں بھی پلاتے رہو۔ چنانچہ یہ کئی دن آپؐ کے گھر رہے اور بکریوں کا دودھ پیتے رہے۔ (ترمذی ابواب الاستئذان باب کیف السلام) ابن سعد نے سات بکریوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

مختلف بادشاہوں اور سردارانِ قبائل کی طرف سے آپؐ کی خدمت میں بہت سے تحائف اور ہدایا بھی موصول ہوتے تھے۔ جن کا ذکر گزشتہ اوراق میں کئی جگہ آیا ہے۔

ان سب اموال و متاع کے ساتھ وہ اموالِ غنائم اور اموالِ فَے بھی ہیں جو آپؐ کو کئی غزوات میں عطا ہوئے۔ اس مذکورہ بالا تفصیل سے ایسا لگتا ہے کہ گویا ایک وقت ایسا آیا کہ آنحضرت ﷺ ایک کثیر المال اور صاحبِ ثروت انسان بن گئے تھے۔ لیکن یہ آپؐ کی سیرت کا نمایاں اور درخشندہ پہلو ہے کہ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کو بیشمار املاک کا مالک بنایا اور دنیا جہان کے اموال آپؐ کے قدموں میں ڈالے مگر ان میں سے آپؐ نے اپنی ذات کے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے اتنا بھی نہ رکھا کہ جو آپؐ کی بنیادی ضرورتوں کو ہی پورا کر سکے نہ ہی آپؐ نے ان اموال کو اپنے بعد ورثہ کے طور پر چلایا۔ آپؐ کے اپنے گھر میں اتنا سامان بھی نہ تھا جو آسائش کے بنیادی تصوّر کے لئے کافی ہو۔ آپؐ کے ساتھ آپؐ کی ازواجِ مطہرات کے زہد و قناعت کی بھی انتہاء تھی کہ وہ سب بھی ایسی طرزِ زندگی پر قانع تھیں۔ گھر کے اخراجات جو بہت ہی کم تھے اور ضروریات جو بالکل بنیادی تھیں، ان کو پورا کرنے کے لئے، حضرت عمرؓ کی روایت ہے کہ، آپؐ اپنے حصّہ میں آئے ہوئے بنو نضیر کے درختوں میں سے بیچ دیا کرتے تھے اور اپنے اہل کے لئے سال بھر کی خوراک کا سامان کر لیتے تھے۔ (بخاری کتاب النفقات باب حبس نفقة الرجل قوت سنة) خوراک کا یہ سامان بھی جو درخت بیچ کر ہوتا تھا، صدقہ و خیرات اور دوسروں کی ضرورتیں پوری کرنے میں صرف ہو جاتا تھا۔

بہرحال اخراجات چلانے کا یہ ایک انتظام تھا، مگر یہ کتنا عرصہ چلا؟ اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا لیکن بعد میں جب خیبر فتح ہوا تو اس میں سے آنحضرت ﷺ اپنے حصّہ میں سے ازواجِ مطہرات کو سالانہ سو وسق دیتے تھے۔ جن میں اسّی وسق کھجور اور بیس وسق جَو ہوتے تھے۔ ایک وسق میں 60 صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع میں چار مُدّ اور ایک مدّ دو مٹھیوں کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے پیشِ نظر جو مقدار بنتی ہے وہ اندازاً یہ ہو

سکتی ہے کہ اگر دو مٹھیوں کے برابر جنس کے وزن کو دو پاؤ سمجھ لیا جائے تو ایک صاع میں دو سیر بنتے ہیں۔ اور ایک وسق میں 120 سیر یعنی تین من۔ اور 20 وسق کا وزن 60 من بنتا ہے جو سارے سال کے لئے تھا۔ یعنی پانچ من فی ماہ۔ اس زمانہ میں آپؐ کی کم وبیش آٹھ سے نو تک ازواج تھیں۔ اس لحاظ سے فی کس 20 سیر سے کچھ زیادہ ایک ماہ کے لئے ہر ایک کے حصہ میں آتے تھے اور کھجور فی کس 2 من سے کچھ زیادہ۔ اس حصہ سے دیگر ضروریات کے پورا کرنے کے بھی سامان ہوتے تھے۔ غرباء کی مدد اور صدقہ و خیرات وغیرہ بھی اسی سے ہوتی تھی۔

بعض نے صاع کو تقریباً سوا دو سیر کے برابر قرار دیا ہے اور بعض نے پونے تین سیر۔ غالباً یہ اختلاف مٹھیوں کے سائز کے اختلاف کی وجہ سے ہے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں جب خیبر کی زمین تقسیم کی تو ازواج مطہرات کو زمین اور پانی لینے یا سابقہ طریقہ برقرار رکھنے کا اختیار دیا۔ ان میں سے بعض نے پہلے انتظام کے مطابق فصل کا حصہ لینے کو پسند کیا اور بعض نے اپنے حصہ کی زمین لینے کو اختیار کیا۔ حضرت عائشہؓ نے بھی زمین لی۔ (بخاری کتاب المزارعة باب المزارعة و نحوہٗ)

لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ایک سال کے لئے سو وسق جنس اتنی تھوڑی تھی کہ اس میں بنیادی ضروریات کا پورا کرنا نبی کریم ﷺ کی ازواج ہی کا کام تھا۔

فدک کے اموالِ فَے میں سے بھی آنحضرت ﷺ کے اہل کو کچھ حصہ مہیا ہوتا تھا۔ اس کا پتہ حضرت فاطمہؓ کے مطالبہ کے جواب میں حضرت ابوبکرؓ کے فیصلہ سے چلتا ہے جس میں آپؓ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ محمد ﷺ کی آل بھی اسی میں سے لیتی رہے مگر میں اس کی تقسیم میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا۔ آنحضرت ﷺ کی وصیت کے مطابق وہ ورثہ کے طور پر بھی تقسیم نہیں ہوگا اور میں اسے بالکل اسی طرح خرچ کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ خرچ کیا کرتے تھے۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر) یہاں یہ تفصیل نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ فدک کی آمد سے کس کو کتنا دیا کرتے تھے لیکن یہ ذکر موجود ہے کہ وہاں سے بھی کچھ حصہ اہل کو ضرور ملتا تھا۔

آنحضرت ﷺ کی مستقل سنت یہ تھی کہ آپؐ کے پاس جو کچھ آتا وہ شام تک تقسیم کر کے گھر لوٹتے۔ ایک مرتبہ انصار میں سے کچھ ضرورتمند آپؐ کے پاس آئے اور کچھ مال کے لئے درخواست کی۔ آپؐ کے پاس جتنا مال تھا، ان سب میں بانٹ دیا۔ جب سارے کا سارا بانٹ چکے تو فرمایا۔ میں تم سے چھپا کر اپنے پاس کچھ نہیں رکھتا لیکن اس حقیقت کو سمجھ لو کہ تم میں سے جو سوال سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا۔ جو صبر کرے گا وہ اسے صبر دے گا اور جو قناعت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مستغنی کر دے گا اور تمہیں صبر سے زیادہ وسیع اور کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔ (بخاری کتاب الرقاق باب الصبر عن محارم اللّٰہ...)

آپؐ کی مرضِ وفات کا واقعہ ہے کہ حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ گھر میں کچھ سونا تھا وہ لاؤ۔ حضرت عائشہؓ آپؐ کے پاس لائیں تو وہ سات یا نو دینار تھے۔ فرمایا۔ خدا کی راہ میں خرچ کر دو۔ محمدؐ کے متعلق اس کا خدا کیا گمان کرے گا جب وہ اپنے خدا سے ملے گا اور اس کے ہاتھ میں یہ (دینار) ہوں گے۔ (ابن سعد: دینار جو آپؐ نے مرض الموت میں تقسیم فرمائے)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بعض اوقات ہم دو ماہ میں تین چاند دیکھ لیتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ جلانے کی نوبت نہ آتی تھی۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ نے پوچھا۔ تو پھر آپ کی گزر اوقات کس طرح ہوتی تھی؟ آپؓ نے فرمایا۔ کھجوروں اور پانی سے۔ اس کے علاوہ ہمارے ہمسایہ میں انصار تھے جن کے مویشی تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ بھیج دیتے تو آپؐ وہ ہمیں پلا دیا کرتے تھے وبس۔ (بخاری کتاب الھبة و فضلھا والتحریض علیھا) اسی طرح دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مدینہ آمد سے لے کر آپؐ کی وفات تک مسلسل یہی حالات رہے کہ آپؐ کے گھر والے لگاتار تین دن گندم کی روٹی نہ کھا سکے تھے۔ (بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبي ﷺ)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے اردگرد ہمیشہ ایسے لوگ رہتے تھے آپؐ جن کی کھانے کی حاجتیں پوری فرماتے تھے۔ آپؐ کے پاس مہمان بھی کثرت سے آتے تھے اور آپؐ کبھی کوئی کھانا نہ کھاتے تھے کہ جس میں آپؐ کے ہمراہ دستر خوان پر اور لوگ نہ ہوتے ہوں ان میں بہت سے وہ ہوتے تھے جو حاجتمند تھے اور مسجد سے بھوک کے باعث آپؐ کے پیچھے ہو رہتے تھے۔ (ابن سعد: تنگی معاش) اصحاب صفہ بھی تھے جن کو اکثر آپؐ کے گھر سے کھانا جاتا تھا۔

آنحضرت ﷺ کی یہ طرز زندگی تھی جو سراپا رحمت تھی جس کا جلوہ ہر ضرورت مند پر ظاہر ہوتا تھا۔ آپؐ کو معاش کی تنگی نہیں تھی لیکن طرز یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ خوب دیتا تھا اور آپؐ اسے خوب تقسیم فرماتے تھے۔ آپؐ نے اپنی ذات کو عسر میں ڈال کر مخلوق خدا کو یسر عطا کیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

خواجہ و مر عاجزاں را بندۂ
بادشاہ و بیکساں را چاکرے
آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس نہ دیدہ در جہاں از مادرے
ناتواناں را برحمت دستگیر
خستہ جاناں را بہ شفقت غمخورے

وہ اگرچہ آقا ہے مگر کمزوروں کی بندہ پروری کرتا ہے۔ وہ بادشاہ ہے مگر بیکسوں کا خدمت گزار ہے۔ وہ مہربانیاں جو مخلوق خدا نے اسؐ سے دیکھیں وہ کسی نے

باقی صفحہ 7 پر

ہومیو ڈاکٹر عبدالباسط چوہدری صاحب

آم قدرت کا خوشذائقہ اور انمول تحفہ

اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر بے شمار نعمتیں اور پھل اتارے ہیں ان میں سے ایک آم بھی ہے۔ موسم گرما میں پیدا ہونے والا یہ پھل پھلوں کا بادشاہ کہلاتا ہے۔

آم جنوبی پنجاب کے علاقے ملتان، وہاڑی، مظفرگڑھ کے علاوہ اندرون سندھ میں پیدا ہونے والا لذیذ ترین پھل ہے۔ اس کی بہت سی اقسام ہیں۔ جن میں، مالدا، سرولی، ثمر بہشت، چونسہ، انور رٹول، دوسہری، لنگڑا قابل ذکر اور مشہور ہیں۔ اپریل کے وسط میں آم مارکیٹ میں آنا شروع ہو جاتا ہے۔ آڑھتی لوگ آم کو جلد تیار کرنے کیلئے اس کو پیٹی میں بند کر کے مصالحے (فاسفورس) ڈال دیتے ہیں جس سے آم جلد تیار ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں وہ لذت نہیں رہتی۔

یاد رہے کہ اس آم کو اچھی طرح دھو کر استعمال کرنا چاہئے۔ دیسی آم میں بے شمار خوبیاں ہوتی ہیں۔ یورپ اور مڈل ایسٹ میں پنجاب کا آم بہت مہنگا فروخت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں لذت بہت ہوتی ہے۔ ویسے تو بھارت کا آم بھی اچھا ہوتا ہے۔ لیکن بین الاقوامی مارکیٹ میں پنجاب کے آم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بدقسمتی سے ملتان میں کوئی ایسا پلانٹ نہیں ہے۔ جہاں جدید طریقے سے آم کی پیکنگ کر کے ایکسپورٹ کیا جا سکے۔ آم کے پودے کی ہر چیز کارآمد ہوتی ہے۔ کچی امبی (آم) کو اگر راکھ میں کچھ دیر رکھ کے نرم کر لیا جائے اور اس کا شربت تیار ہو جائے تو گرمی کا بہترین توڑ ہے۔ درخت میں آم لگنے سے قبل جو بور آتا ہے۔ صبح سویرے یعنی نہار منہ ٹھنڈی گھاس پر ننگے پاؤں چلتے ہوئے اور ہاتھوں میں بور کو مسلسل مسلا جائے۔ یہ عمل چند روز تک کیا جائے۔ جو شخص یہ عمل کریگا۔ اس پر بھڑ یا کسی زہریلے کیڑے کے کاٹنے کا اثر نہ ہوگا بلکہ وہ کسی ایسے مریض کو بھی جو اس تکلیف میں مبتلا ہوگا شفا دے سکے گا۔ جہاں کیڑا کاٹے وہاں اپنے ہاتھ کو مسل دے تو آرام آ جائے گا۔ اس عمل کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی اپنی کتاب ہومیوپیتھی علاج بالمثل میں ذکر فرمایا ہے۔ بخار کی حالت میں آم کی جڑ کو ہاتھ پر لپیٹ لیا جائے تو بخار اتر جائے گا۔ آم کی چھوٹی ٹہنیاں اور پتے جلا کر راکھ بنا کر شیشی میں رکھ چھوڑیں۔ زخموں پر چھڑکنے سے خون بہنا بند ہو جائے گا اور زخم جلد ٹھیک ہو جائے گا۔ آم کے پتے جو خشک ہو کر خود بخود جھڑ جاتے ہیں انہیں اکٹھا کر کے سفوف بنالیں۔ ایک ماشہ صبح، شام نہار منہ شوگر کے مریض کو دیں۔ انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

آم کی کونپل کو توڑیں جو پانی نکلے وہ گوہانجنی پر لگائیں۔ دو یوم میں شفا ہوگی۔ جس مریض کو زیادہ گوہانجنی نکلتی ہو وہ ایک ہفتہ تک استعمال کرے۔ گرمیوں میں عموماً گرمی دانے نکل آتے ہیں یا جسم پر خارش ہو جاتی ہے۔ آم کی گوند لیں اور سرسوں کے تیل میں ملا کر متاثرہ حصہ پر لگائیں۔ خارش اور دانے ختم ہو جائیں گے۔ آم کھانے سے بعض احباب کو پھوڑے پھنسی نکل آتے ہیں۔ اس سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ یہ آم فاسد مواد کو بذریعہ پھوڑے جسم سے باہر نکالتے ہیں۔ جوڑوں کے درد کے مریض آم کثرت سے کھائیں اگر پھوڑے نکلیں تو ان کی تکلیف دور ہو گی۔ آم ہمیشہ ٹھنڈا کر کے اور دھو کر استعمال کرنا چاہئے۔ آم کچا بالکل نہیں کھانا چاہئے۔ یہ سخت مضرِ صحت ہے۔ بلکہ اکثر نکسیر لانے کا موجب بنتا ہے۔

آم کو اکثر زمیندار پیوند کاری کرتے ہیں اور نت نئی قسمیں تیار کرتے ہیں۔ ویسے کوشش کریں کہ ٹپکے کا آم استعمال کریں یعنی جو اپنی طبعی عمر پوری کرنے کے بعد درخت سے توڑا جاتا ہے۔ اس آم کی لذت ہی اپنی ہوتی ہے۔ آم انتہائی طاقتور پھل ہے۔ خون پیدا کرتا ہے۔ اس کے کھانے سے Red Cells میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ایک کمزور نوجوان روزانہ 1/2 کلو آم کچھ عرصہ باقاعدگی سے استعمال کرے تو چند دنوں میں اس کے وزن میں اضافہ ہوگا اور گالوں پر سرخی واضح محسوس ہوگی۔ دیسی آم میں فولاد (Iron) زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔ ایسا مریض جس کے گردے کام کرنے چھوڑ رہے ہوں (لیکن اس کو شوگر نہ ہو) اسے صبح شام دیسی آم کا گودا نکال کر کھلائیں۔

ایسے احباب جن کا معدہ کمزور ہو خالی پیٹ آم ہرگز نہ کھائیں۔ کیونکہ اسطرح آنتوں میں سوزش ہو کر مروڑ یا پیچش لگ سکتی ہے۔ دل کے امراض میں بھی آم مفید پایا گیا ہے۔ اس کے کھانے سے دوران خون میں تیزی آتی ہے۔ اور شریانیں کھل جاتی ہیں۔ انجائنا کا مریض گرمیوں میں دیسی آم ضرور استعمال کرے۔ اسے خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ ایسے مریض جن میں مندرجہ ذیل بیماریاں ہوں اپنے ڈاکٹر کے مشورہ کے بغیر آم نہ کھائیں۔ صفرا کی زیادتی والے مریض۔ ایسے لوگ جنہیں نیند نہ آتی ہو۔ ہائی بلڈ پریشر، شوگر، انتڑیوں کے مریض، معدہ کے السر کے مریض، ضعفِ جگر کے مریض، ایسے مریض جن کا معدہ کمزور ہو یا انتڑیوں کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔

آم کے علاقے میں جب بھی آم کو بور لگنا شروع ہو۔ عموماً آم کا باغ ٹھیکے پر دے دیا جاتا ہے۔ ٹھیکیدار کی کوشش ہوتی ہے کہ درخت بھرپور پھل دے قدرتی طور پر ان دنوں میں آندھیاں بھی شدید آتی ہیں اور پھل ضائع ہو جاتا ہے۔ بقول غالب کے آم میٹھا ہو اور بہت سا ہو۔ آم کا موسم ہے آپ بھی دل بھر کے آم کھائیے اور کسانوں کو دعائیں دیں۔ جو اس فصل پر بہت محنت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت میں برکت دے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز. ربوہ

مسل نمبر 36777 میں شازیہ طارق زوجہ طارق محمود قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ھیسن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے سات تولے مالیتی -/600 یورو۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/2557 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شازیہ طارق زوجہ طارق محمود جرمنی گواہ شد نمبر 1 طارق محمود خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد طاہر ولد مولا بخش صاحب جرمنی

مسل نمبر 36778 میں Tatang Solihin ولد Oyan Sofiyan پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت 1982ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین رقبہ 514 مربع میٹر واقع Cimerak انڈونیشیا مالیتی -/21000000 روپے۔ 2۔ زمین رقبہ 425 مربع میٹر واقع Cimerak انڈونیشیا مالیتی -/9000000 روپے۔ 3۔ زمین رقبہ 480 مربع میٹر واقع Cimerak انڈونیشیا مالیتی -/4000000 روپے۔ 4۔ زمین رقبہ 1,476 مربع میٹر Cimerak انڈونیشیا مالیتی -/4000000 روپے۔ 5۔ موٹر سائیکل مالیتی -/7000000 روپے۔ 6۔ بائیسکل مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/750000 روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا ہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Tatang Solihin ولد Oyan Sofiyan انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ikin Rusandi ولد Kamadi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Kasdan وصیت نمبر 29138

مسل نمبر 36779 میں اے جلیل ولد صالح پیشہ کاشتکاری عمر 53 سال بیعت 1978ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 64 مربع میٹر واقع Burnai Mulya انڈونیشیا مالیتی -/5000000 روپے۔ 2۔ زمین رقبہ 30 ہزار مربع میٹر واقع Burnai Mulya انڈونیشیا مالیتی -/30000000 روپے۔ 3۔ زمین رقبہ 20 ہزار مربع میٹر واقع Burnai Mulya انڈونیشیا مالیتی -/3000000 روپے۔ 4۔ زمین رقبہ 3640 مربع میٹر واقع Ciamis انڈونیشیا مالیتی -/8000000 روپے۔ 5۔ مچھلی فارم رقبہ 640 مربع میٹر واقع Ciamis انڈونیشیا مالیتی -/6000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اے جلیل ولد صالح انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 A.Sutisna ولد Jamsudin انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Jamsudin ولد Jahri انڈونیشیا

مسل نمبر 36780 میں Sajidah Rahmah زوجہ Dudung Abdul Latif پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-12-1999 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Sajidah Rahmah زوجہ Dudung Abdul Latif انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ahmad Sunsna ولد M.S, Suono انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Dudung Abdul Latif انڈونیشیا

مسل نمبر 36781 میں Payemmawati زوجہ Sutaryo پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت 1982ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/2000000 روپے۔ طلائی زیورات مالیتی -/2000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Payemmawati زوجہ Sutaryo انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Sutaryo خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 M.A.Sopari وصیت نمبر 26124

مسل نمبر 36782 میں حمزہ محمد احمد راجپوت ولد مبارک احمد راجپوت پیشہ طالب علمی، سماجی کارکن عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/3 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/NKR9000 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/3 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حمزہ محمد احمد راجپوت ولد مبارک احمد راجپوت اوسلو ناروے گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد ناروے گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد ناروے

مسل نمبر 36783 میں صباح السلام باجوہ بنت نسیم احمد باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بریڈفورڈ برطانیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/20 سٹرلنگ پونڈ۔ نقد رقم -/200 سٹرلنگ پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صباح السلام باجوہ بنت نسیم احمد باجوہ بریڈفورڈ برطانیہ گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد باجوہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف احمد ولد شاہ محمد برطانیہ

مسل نمبر 36784 میں عطاء النصیر ولد عبداللطیف احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بریڈفورڈ برطانیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/421.76 سٹرلنگ پونڈ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء النصیر ولد عبداللطیف احمد برطانیہ گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد باجوہ ولد چوہدری محمد شریف برطانیہ گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف احمد والد موصی برطانیہ

مسل نمبر 36785 میں محمد ناصر ولد محمد صادق قوم راجپوت پیشہ Carer عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بریڈفورڈ برطانیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر

واکرہ آج بتاریخ 2003-11-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/280 سٹرلنگ پونڈ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد ناصر ولد محمد صادق بریڈفورڈ برطانیہ گواہ شد نمبر 1 عطاء النصیر ولد عبداللطیف احمد برطانیہ گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد باجوہ ولد چوہدری محمد شریف باجوہ برطانیہ

مسل نمبر 36786 میں روحان احمد ناصر ولد ناصر احمد میر قوم کشمیری پیشہ ڈاکٹری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بریڈفورڈ برطانیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2003-11-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/216 سٹرلنگ پونڈ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد روحان احمد ناصر ولد ناصر احمد میر بریڈفورڈ برطانیہ گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد باجوہ ولد چوہدری محمد شریف باجوہ صاحب برطانیہ گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف ولد شاہ محمد برطانیہ

مسل نمبر 36787 میں قاضی ابراہیم ناصر بھٹی ولد قاضی ناصر احمد بھٹی پیشہ ڈاکٹر عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن برطانیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-7-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قاضی ابراہیم ناصر بھٹی ولد قاضی ناصر احمد بھٹی برطانیہ گواہ شد نمبر 1 قاضی ناصر احمد بھٹی والد موصی گواہ شد نمبر 2 قاضی حنان بھٹی برادر موصی

مسل نمبر 36788 میں فاروق آفتاب ولد رفیق آفتاب پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن برطانیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2003-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فاروق آفتاب ولد رفیق آفتاب برطانیہ گواہ شد نمبر 1 ایم اے محمود برطانیہ گواہ شد نمبر 2 یحییٰ آفتاب برطانیہ

مسل نمبر 36789 میں علی سعیدی موسیٰ ولد سعیدی موسیٰ پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت 1972ء ساکن دارالسلام تنزانیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1999-5-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع تنزانیہ مالیتی -/SH5000000 کا نصف حصہ۔ 2۔ فارم واقع تنزانیہ مالیتی -/SH5000000 کا نصف حصہ۔ 3۔ دو عدد فارمز واقع تنزانیہ مالیتی -/SH380000۔ 4۔ کار مالیتی -/SH2000000۔ 5۔ 5 عدد گائے مالیتی -/SH650000 کا نصف حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/SH66000 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/SH286000 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد علی سعیدی موسیٰ ولد سعیدی موسیٰ تنزانیہ گواہ شد نمبر 1 ایم اے درانی وصیت نمبر 25144 گواہ شد نمبر 2 رمضان ایف مدانی وصیت نمبر 26299

مسل نمبر 36790 میں عطیۃ الوحید شوکت بھٹی زوجہ قاضی ظفر احمد بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن UK بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-8-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 20 تولے۔ حق مہر -/500 سٹرلنگ پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عطیۃ الوحید شوکت بھٹی زوجہ قاضی ظفر احمد بھٹی UK گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر نصیر احمد چوہدری گواہ شد نمبر 2 قاضی ناصر احمد بھٹی ولد قاضی عبدالسلام بھٹی UK

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم عبدالرشید طاہر صاحب نیشنل بینک ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم ندیم احمد قیصر صاحب ابن مکرم محمد صدیق زرگر صاحب سابق سیکرٹری مال پیرمحل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نکاح مکرمہ امۃ المصور صاحبہ بنت مکرم محمد حنیف صاحب مرحوم دارالنصر شرقی ربوہ کے ساتھ مورخہ 21 جون 2004ء کو مکرم منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے مبلغ -/35000 روپے حق مہر پر بیت المبارک میں بعد از نماز عصر پڑھا۔ احباب سے جانبین کیلئے یہ رشتہ مثمر بثمرات ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

این ایف سی انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجیکل ٹریننگ ملتان نے درج ذیل شعبوں میں چار سالہ بی ایس سی انجینئرنگ ڈگری پروگرام کے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) کیمیکل انجینئرنگ (ii) کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ (iii) الیکٹرونکس انجینئرنگ۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 24 جولائی 2004ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ 8 اگست 2004ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 23 جون 2004ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم رفیق الدین بھٹی صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کے پیٹ کی رسولی کا آپریشن مورخہ 22 جون 2004ء کو شیخوپورہ کے پرائیویٹ ہسپتال میں ہوا ہے۔ اگرچہ اللہ کے فضل سے آپریشن کامیاب ہوا۔ تاہم مکمل شفایابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد شفیع سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد کھاریاں لکھتے ہیں کہ خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم ضیاء الدین احمد طور صاحب ابن مکرم ڈاکٹر احمد الدین طور صاحب مرحوم آف یوگنڈا کو ہائی بلڈ پریشر کا عارضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

مکرم چوہدری مجید احمد صاحب باجوہ دارالصدر غربی حلقہ قمر تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بڑے بھائی مکرم چوہدری سعید احمد صاحب باجوہ جو کہ کافی عرصہ سے دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور آجکل لندن کے ہسپتال میں داخل ہیں اور ٹانگوں میں شدید کمزوری محسوس کرتے ہیں۔ احباب کرام سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم رانا اطہر احمد صاحب ابن مکرم رانا رشید احمد صاحب سینہ میں انفیکشن کی وجہ سے بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم زین حفیظ صاحب ولد مکرم حفیظ الدین صاحب ڈیفنس لاہور لکھتے ہیں۔ میری والدہ مسز نگہت حفیظ صاحبہ طویل عرصہ سے معدہ اور پتہ کی بیماری میں مبتلا ہیں اور اب خون کی بھی کمی ہے۔ ڈاکٹروں نے علاج کے بعد آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مزید تکلیف اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں الفضل کی توسیع اشاعت

ربوہ کے محلہ جات میں درج ذیل نمائندگان کو روزنامہ الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔

1۔ مکرم ملک مبشر احمد صاحب باور اعوان 2۔ مکرم محمد شریف صاحب (ر) اسٹیشن ماسٹر 3۔ مکرم منور احمد جنجہ صاحب 4۔ مکرم محمد طارق سہیل صاحب۔ تمام احباب جماعت اور صدران محلہ سے درخواست ہے کہ ان سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ ادارہ الفضل ممنون ہوگا۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 29 جون 2004ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-30 am	خطبہ جمعہ
2-30 am	چلڈرنز کلاس
3-05 am	علمی خطابات
3-45 am	سوال وجواب
5-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 am	خطبہ جمعہ
7-00 am	بچوں کا پروگرام
7-40 am	سوال وجواب
8-40 am	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-20 am	لجنہ میگزین
10-00 am	خطبہ جمعہ
11-00 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 pm	لقاء مع العرب
1-10 pm	سندھی سروس
1-50 pm	ملاقات
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	خطبہ جمعہ
5-00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 pm	سائنسی پروگرام
6-50 pm	ملاقات
7-50 pm	گلشن وقف نو
9-00 pm	لجنہ میگزین
10-00 pm	سوال وجواب
10-50 pm	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
11-50 pm	لقاء مع العرب

بدھ 30 جون 2004ء

1-30 am	بچوں کا پروگرام
2-10 am	گلشن وقف نو
3-10 am	لجنہ میگزین
4-05 am	سوال وجواب
5-00 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 am	بستان وقف نو
7-00 am	دورہ افریقہ
8-15 am	چلڈرنز کارنر
8-50 am	سوال وجواب
9-50 am	ہماری کائنات
10-20 am	تقاریر جلسہ سالانہ UK-1996ء
11-00 am	تلاوت، خبریں
11-30 am	لقاء مع العرب
12-30 pm	سواحیلی پروگرام
1-30 pm	خطبہ جمعہ یکم فروری 1985ء
2-30 pm	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
2-50 pm	دورہ افریقہ
3-50 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ UK-1996
6-30 pm	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7-00 pm	بنگلہ سروس
8-00 pm	خطبہ جمعہ
9-00 pm	بستان وقف نو
10-00 pm	برکات خلافت
10-30 pm	سوال وجواب
11-35 pm	ورائٹی پروگرام

جمعرات یکم جولائی 2004ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-30 am	بستان وقف نو
2-35 am	دورہ افریقہ
3-50 am	سوال وجواب
5-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 am	خطبہ جمعہ
7-00 am	دورہ افریقہ
8-20 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9-25 am	اردو ادب کا دبستان
10-00 am	خطبہ جمعہ
11-10 am	تلاوت، انصار سلطان القلم
12-00 pm	لقاء مع العرب
1-00 pm	پشتو سروس
1-50 pm	ملاقات
2-50 pm	انڈونیشین سروس
3-50 pm	دورہ افریقہ
5-00 pm	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 pm	اردو ادب کا دبستان
6-40 pm	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
6-55 pm	بنگلہ سروس
7-55 pm	ملاقات
9-50 pm	خطبہ جمعہ
10-40 pm	"المائدۃ" کھانے پکانے کا پروگرام
11-55 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

ربوہ میں طلوع وغروب 28 جون 2004ء

طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:12
وقت عصر	5:12
غروب آفتاب	7:20
وقت عشاء	9:00

میٹرک کے تمام طلبہ پاس لاہور سمیت پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈز 30 جون کو میٹرک کے نتائج کا اعلان کریں گے۔ پنجاب بھر کے تمام تعلیمی بورڈز حکومتی پالیسی کی روشنی میں نویں اور دسویں کے تمام طلباء وطالبات کو پاس کردیں گے جبکہ کسی بھی سٹوڈنٹ کو فیل نہیں کیا جائے گا۔ 90 فیصد نمبر حاصل کرنے والوں کو اے ون گریڈ 80 سے 90 فیصد نمبر حاصل کرنے والے امیدواروں کو اے گریڈ۔ 70 سے 80 فیصد حاصل کرنے والوں کو بی ون گریڈ۔ 60 سے 70 فیصد نمبر حاصل کرنے والوں کو بی گریڈ۔ 50 سے 60 نمبر حاصل کرنے والوں کو سی جبکہ 40 سے 50 فیصد نمبر حاصل کرنے والوں کو ڈی اور بقیہ امیدواروں کو ایف گریڈ دے کر پاس کردیا جائے گا۔ اس نئی پالیسی سے تمام طلباء پاس ہوگئے ہیں جس سے طلباء میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

پراسٹیٹ غدود کی سوجن کے مریض ایک ہفتہ کی دوا مفت حاصل کریں
F.B Fine & The Best
ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212750

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

موسم برسات کی آمد آمد ہے گرمی دانوں اور پھنسی پھوڑوں سے بچنے کے لئے صندل کی گولیاں شاذابی استعمال کریں۔ خون صاف کرتی ہے چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ہے۔ قیمت -/20 روپے
تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 فیکس 213966

Govt. LIC NO. ID-541
خوشخبری
لاہور/اسلام آباد سے لندن معہ واپسی
خصوصی پیکج
37790/-
سبینا ٹریولز
فون ربوہ 04524-211211-213716
فیکس 04524-215211 موبائل 0320-4890196
فون اسلام آباد 051-2829706-2821750
فیکس 051-2829652 موبائل 0300-5105594
فون لاہور: 0300-8481781
www.airborneservices.com

سی پی ایل نمبر 29

پاپرٹی کی خرید وفروخت کا قابل اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
پروپرائیٹر چوہدری اسرائیل
452.G4 مین بلیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
پاکستانی بنیے بین الاقوامی معیار کے ساتھ پاکستانی مصنوعات خریدیے
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور فون: 7232985, 7236497